علاّمہ محمد اقبالؔ

ولادت: ۱۸۷۷ء وفات: ۱۹۳۸ء

شیخ محمد اقبالؔ سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ سیال کوٹ سے ایف-اے پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم-اے کیا۔ انگلستان سے بیرسٹری اور جرمنی کی ہائیڈل برگ یونی ورسٹی سے پی.ایچ.ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ واپسی پر لاہور میں سکونت اختیار کر لی۔ بیرسٹری کا پیشہ اپنایا۔

''بانگِ درا، ضربِ کلیم، بالِ جبریل'' اور ''ارمغانِ حجاز'' اِن کے اُردو کلام پر مشتمل ہیں۔ مغربی علوم سے کَماحقّہٗ آگہی کے ساتھ مشرقی علوم، قرآن، سیرت اور تاریخ اسلام کے گہرے مطالعے نے ان کے میدانِ فکر کو اتنی وسعت بخشی تھی کہ جس کا اِحاطہ ممکن نہیں۔ اقبالؔ نہ صرف ایک اچھے قانون دان، سیاست دان، صوفی، تحریکِ پاکستان کی اہم شخصیت بلکہ پاکستان کے قومی شاعر بھی ہیں۔

پہلے ''وطن دوستی اور بعد میں مِلّت دوستی اور یہیں سے انسان دوستی'' ان کی شاعری کے اہم موضوعات ہیں۔ اقبالؔ نے مسلمان کو مسلمان بننے اور خود کو پہچان کر عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم، یقین اور عمل کے راستے پر چلنے کا سبق دیا۔ نیز مسلمانوں کے سیاسی شعور کو صحیح سمت عطا کی۔

دُنیائے اسلام

حاصلاتِ تعلّم: یہ نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) ردیف کی نشان دہی کر سکیں۔ (۲) نظم کا مرکزی خیال لکھ سکیں۔ (۳) مجازِ مرسل کی تعریف بیان کر سکیں اور پہچان سکیں۔ (۴) نئے الفاظ سیکھ سکیں۔

کیا سُناتا ہے مجھے تُرک و عَرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و سَاز

حِکمتِ مغرب سے مِلّت کی یہ کیفیّت ہوئی
ٹُکڑے ٹُکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

ہو گیا مانندِ آب ارزاں مُسلماں کا لہُو
مُضطرِب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز

ربط و ضبطِ مِلّتِ بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اِس نُکتے سے اب تک بے خبر

ایک ہوں مُسلم حَرَم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاکِ کاشغر

جو کرے گا امتیازِ رنگ وخوں مٹ جائے گا
تُرکِ خرگاہی ہو یا اِعرابیِ والا گُہر

نسل اگر مسلم کی مذہب پر مُقدّم ہوگئی
اُڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہ گزر

(ماخوذ از: ''کلیاتِ اقبال'')

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) مسلمانوں میں اتحاد کیوں ضروری ہے؟

(ب) امتیازِ رنگ وخوں سے کیا مراد ہے؟

(ج) علامہ اقبال کے ان اشعار میں مسلم ملّت کے لیے کیا پیغام ہے؟

سوال۲: درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معنی بتائیے:

پنہاں- حکمتِ مغرب - گاز - دانائے راز- ملّتِ بیضا

سوال۳: درج ذیل اشعار کی وضاحت کیجیے:

ے حکمتِ مغرب سے مِلّت کی یہ کیفیّت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کردیتا ہے گاز

ے نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدّم ہوگئی
اُڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہ گزر

سوال۴: درج ذیل بیانات میں سے درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) ملّی اتحاد کے لیے تعصّب نقصان دہ ہے۔ ( ) ( )

(ب) قومی ترقی کے لیے اتحاد کی کوئی ضرورت نہیں۔ ( ) ( )

(ج) نظم کے ان اشعار میں قوافی ہیں مگر ردیف نہیں ہے۔ ( ) ( )

(د) گاز، سونے کے ٹکڑے جوڑ دیتا ہے۔ ( ) ( )

(ہ) ملّتِ بیضا کے ربط وضبط میں مشرق کی نجات ہے۔ ( ) ( )

سوال۵: اپنی کتاب کی دوسری نظموں یا غزلوں کے پانچ اشعار لکھ کر ردیف اور قافیے کی نشان دہی کیجیے۔

سوال۶: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) اس نظم میں نیل سے مراد ہے:

(۱) ندی (۲) نیلا رنگ
(۳) دریا (۴) جھیل

(ب) نظم ''دُنیاے اسلام'' سے سبق ملتا ہے:

(۱) نفاق کا (۲) اتحاد کا
(۳) خوش اخلاقی کا (۴) جنگ کا

(ج) اس نظم میں داستان سنانے کا ذکر ہے:

(۱) ایران وتوران کی (۲) ترک وعرب کی
(۳) مشرق ومغرب کی (۴) شمال وجنوب کی

(د) کاشغر شہر ہے:

(۱) عربستان کا (۲) افغانستان کا
(۳) ترکستان کا (۴) چین کا

(ہ) جو امتیازِ رنگ وخوں کرے گا وہ:

(۱) باقی رہے گا (۲) خوش رہے گا

(۳) مٹ جائے گا (۴) ترقی کرے گا

✽ درج ذیل شعر غور سے پڑھیے:

نظارۂ جہاں سے ترو تازہ رکھیے آنکھ
تفریح پارک میں سحر وشام کیجیے

اس شعر میں صرف پارک کی تفریح کر لینے کو سارے جہاں کا نظارہ کر لینا بتایا گیا ہے۔ حال آں کہ پارک تو تمام جہاں کے باغوں کا صرف ایک حصّہ ہے، کل جہاں نہیں ہے۔ بس کُل کے بدلے جُزو کا نام لے کر اُسے کُل سمجھنا ''مجازِ مرسل'' کہلاتا ہے۔

سوال ۷: اس نظم میں مجازِ مرسل کے طور پر کون کون سے لفظ استعمال ہوئے ہیں؟

سرگرمیاں

(۱) طلبہ، علامہ اقبالؔ کی کوئی نظم ٹیبلو کی صورت میں پیش کریں۔

(۲) ہر طالبِ علم علامہ اقبالؔ کے پانچ اشعار یاد کر کے سنائے۔

✽ مِلّی شاعری سے مراد وہ شاعری ہے جس میں عالمِ اسلام کی ترقی اور فلاح کا ذکر ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) فکرِ اقبالؔ کے اہم عناصر آسان الفاظ میں طلبہ کو سمجھائیے۔

(۲) اسلام کے موضوع پر علامہ اقبالؔ کی مزید نظموں کی تلاش میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

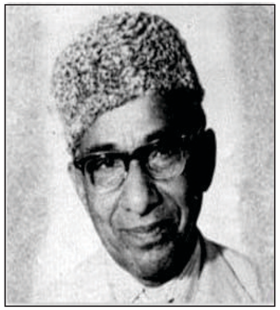

ابوالاثر حفیظؔ جالندھری

ولادت: ۱۹۰۰ء وفات: ۱۹۸۲ء

محمد حفیظ نام، حفیظ ہی تخلص اور ابوالاثر کُنیت تھی۔ جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر ہی میں حاصل کی۔ لاہور آ کر ''ہونہار بک ڈپو'' قائم کیا اور علمی و ادبی کتابوں کی طباعت واشاعت میں مصروف ہوگئے۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران وہ دہلی میں سانگ پبلسٹی آرگنائزیشن (Song Publicity Organization) کے ڈائریکٹر جنرل مقرر ہوئے۔

ان کے شعری ذوق کو مولانا غلام قادر گرامیؔ کی شاگردی نے چمکایا۔ پہلے غزلیں کہیں، پھر گیت لکھے۔ اس کے بعد ''شاہ نامۂ اسلام'' جیسی شاہ کار نظم لکھی۔ ان کی نظموں کے مجموعے ''نغمہ زار، سوز وساز، تلخابۂ شیریں'' ہیں۔ ہمارا قومی ترانہ بھی آپ ہی نے لکھا۔